Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:7-8 (1966)

# اخبار

## مفتی اعظم شام کی تشریف آوری

٦- فروری کو مملکت شام کے مفتی اعظم الشیخ احمد اسماعیل کفتارو اور طرطوس (شام) کے مفتی الشیخ عبدالستار السید اندونیشیا سے اپنے وطن جاتے ہوئے کراچی تشریف لائے ، یہاں وہ مختلف دینی و علمی اداروں میں گئے اور کراچی کے ممتاز علمائے کرام سے اُن کی ملاقاتیں ہوئیں - مفتی اعظم نے مؤتمر عالم اسلامی کے ایک استقبالیہ میں شرکت فرمائی اور وہاں تقریر کی -

جیکب لائنز کراچی کی جامع مسجد میں معزز مہمانوں نے نماز جمعہ ادا فرمائی- وہاں مفتی اعظم نے خطبہ جمعہ دیا- جس میں آپ نے فرمایا :- بے شک نمازیں پڑھنا، روزے رکھنا، زکواۃ ادا کرنا اور حج کی ادائیگی ایک مسلمان کے لئے فرض ہے' لیکن اس کے ساتھ اتنا ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ہم سائنس' ٹیکنالوجی' صنعت اور تجارت میں آگے بڑھیں تاکہ ہم زمانے کے پیش پیش رہیں - اور یہ کہ یقیناً احکام مذہب کی اطاعت اسلام کا صرف ایک جزو ہے - لیکن اس کا دوسرا جزو جو اتنا ہی اہم ہے' وہ زندگی کے مادی میدان میں زمانے کے ساتھ ساتھ آگے قدم بڑھانا ہے - ( روزنامہ ڈان ١٢ فروری )

معزز مہمان لاہور بھی تشریف لے گئے - وہاں مؤتمر عالم اسلامی مغربی پاکستان کے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے مفتی اعظم نے اپنے اس نقطہ نظر کی مزید وضاحت کی - آپ نے فرمایا :

" مسلمان مساجد کی جانب متوجہ ہوتے ہیں - نمازیں بھی ادا کرلیتے ہیں- رمضان کے روزے بھی رکھتے ہیں - زکوۃ اور حج اور ایسے ہی بعض دوسرے فرائض کو بھی انجام دیتے ہیں - لیکن یہی لوگ حی علی الصلوۃ کا حکم سن کر اس کی تعمیل میں مسجد کی جانب متوجہ ہوجاتے ہیں - جب قرآن انہیں

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا حکم دیتا ہے اور لا تفرقوا سے مخاطب کرتا ہے تو یہ اس کی تعمیل کی جانب متوجہ نہیں ہوتے۔ انہی مسلمانوں کو جب قرآن خلق السماوات والارض میں تدبر و تفکر کا حکم دیتا ہے اور علوم آفاق و انفس کے حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے تو یہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اس طرز عمل کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمان گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ سائنسی علوم سے بے بہرہ ہیں اور دفاعی آلات اور سامان حرب کے سلسلے میں ان کفار اقوام کے دست نگر ہیں جنہوں نے اسلام کے ان احکام کو تسلیم کیا اور وہ مادی ترقی میں مسلمانوں سے بازی لے گئے۔

مسلمانوں کی یہ حالت کہ وہ بعض احکام کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض سے اعراض کرتے ہیں، قرآن مجید کے الفاظ ہیں ایمان بالبعض اور کفر بالبعض کا عملی مظاہرہ ہے۔ قرآن دو ٹوک الفاظ میں فرماتا ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوة الدنیا و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب (البقرہ: ١٠)

(تو کیا تم اللہ کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو، تو جو ایسا کرے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہوسکتی ہے کہ وہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو اور آخرت میں سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے اور اللہ تمہارے طرز عمل سے غافل نہیں ہے۔)

اس مقام پر مفتی شام کا زور بیان شدت پذیر تھا اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ چاہتے ہوں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس جانب متوجہ کریں اور انہیں آمادہ کریں کہ وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے دونوں پہلوؤں کو کاملاً اسلام کے حوالے کردیں اور اس نسخۂ شفا سے وہ اس طرح اپنی زبون حالی، ذلت اور رسوائی کو عزت و سر بلندی سے بدل لیں، جس طرح عرب نے اپنے آپ کو اسلام کے حوالے کرکے رفعت و عروج کی منزل حاصل کی تھی۔

[ ہفت روزہ المنبر۔ لائل پور، ٢٦ شوال المکرم ١٣٨٥ھ ]

٧- فروری کو مفتی اعظم الشیخ کفتارو اور مفتی طرسوس الشیخ السید ادارہ تحقیقات اسلامی میں تشریف لائے، آپ نے خاص طور پر ادارہ کی لائبریری میں علوم اسلامیہ پر جو منتخب کتابیں فراہم کی گئی ہیں، ان کو ملاحظہ کیا اور پچھلے دنوں ادارہ کے دو ارکان نے ممالک اسلامیہ اور برٹش میوزیم لندن اور اسکوریال لائبریری میڈرڈ سے مختلف علوم اسلامیہ کی نادر تصنیفات کی جو مائکرو فلمیں بہم کی ہیں، ان کو دیکھا - اور ادارہ کی ان کوششوں کو سراہا - معزز مہمانوں کے ساتھ شام کے سفیر بھی ادارہ میں تشریف لائے تھے -

مفتی اعظم نے ارکان ادارہ کو مخاطب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ علماء اسلام کا اصل کام نئی نسلوں کی تعمیر ہے - آپ نے دین اسلام کی عالمگیریت اور عمومیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہم مسلمان مختلف قوموں میں ہوتے ہوئے ایک امت واحدہ ہیں -

ڈاکٹر فضل الرحمن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے عربی زبان میں حسب ذیل تقریر کی -

فضيلة الشيخ المحترم

يسعدني جداً أن ارحب بكم بالاصالة عن نفسي و بالنيابة عن زملائي في هذا المعهد و اهنئكم احر التهاني على زيارتكم الكريمة لبلادنا في طريق عودتكم لبلادكم الشقيقة من اندونيسيا -

و ما لا يخفي على أحد أن فضيلتكم علم من أعلام العلماء المسلمين وبما أن باكستان قد اقيمت علي اسس المثل العليا الإسلامية فانها تستقبل بصدر رحب كل من يسعى إلى اعلاء كلمة الإسلام من ابنائه البررة -

وإن باكستان و ان تكن قطعة ارض اتخذها اهلها موطنا لهم فإن من الطبيعي أن نسعى إلى اقامة وحدة اسلامية شاملة دون أي مساس لكيان متميز لبلدان المسلمين جمعاء فما هي الاجزو لا يتجزأ من الوطن

الإسلامى الكبير - ومما لا شك فيه أن الإسلام دعوة شاملة فمن طبيعتها ان تكون عالمية تقدمية لذلك فانا نرى الامة المسلمة كلها تشارك فى السراء والضراء رغم العقبات والمشكلات العويصة التى يواجهها وكيف لا فإن الهنا إله واحد ونبينا نبي واحد وقرآننا قرآن واحد فلابد أن تكون رسالتنا رسالة واحدة الا وهى رسالة الاسلام -

غير أن العالم الاسلامى فى أوطانه المختلفة لا يزال يجابه كثيراً من المشكلات الخارجية والداخلية وإذا نظرنا فى سببها بامعان فانا نجد أنه يعود إلى انقراض المجتمع الإسلامى الحقيقي اذ أنه أدى إلى تشتيت العالم الاسلامى وبث التفرقة فيه ومهد الطريق للمغامرات الاستعمارية الآثمة فى ربوعه المختلفة فما السبيل إلى القضاء على هذه الاوضاع المظلمة وانقاذ الامة المسلمة المغلوبة على امرها من الهوة السحيقة ففي رأينا الطريق الوحيد إلى تحقيق ذلك ان هو إلا اقامة مجتمع اسلامى حقيقي ولا يقدر شعب واحد من الشعوب المسلمين على القيام بهذه المهمة الشاقة فلابد من أن يجمع شملها وتتحد كلمتها فى السلم والحرب علي حد السواء -

أن الشعب الباكستانى يقدر كل التقادير المساعدة التى قدمها اخواتنا المسلمون فى سوريا والدول العربية والاسلامية الآخرى ابان الحرب الآ نشبت فى شهر سبتمبر من العام المنصرم حول مشكلة كشمير وتدعو الله العلى القدير لان يحل هذه المشكلة بطرق سلمية ويحفظ شبه القارة من ويلات الحرب -

وهذا وهنالك مشكلات أخري تواجه العالم الأسلامى بأسره مثل قضية فلسطين وقضية قبرص ولن نجد سبيلا الى حل هذه القضايا

الا بالتعاون فى العالم الاسلامى وتكاتف الجهود فى الامة المسلمة كلها.

انا نحن معشر المسلمين علينا ان نبذل جهدنا من اجل حق تقرير المصير لجميع الشعوب الاسلامية وهذا مما يحتم علينا ان نقيم مجتمعاً على اسس القيم الاسلامية الحقة تسود على جميع ميادين الحياة سياسية كانت اواقتصادية اوعلمية اوفنية الى آخر نشاطات الحياة الحديثة.

ان عالم اليوم منقسم بين قوتين مسيطرتين ونظامين للحياة متطرفين وينازع عليه كل منهما ويبذلان قصارى جهدهما لشده فى تبعية احداهما والقوتان هما الشيوعية والرأسمالية الغربية وبينهما دول تترجح يساراً ويميناً. اما منظمة الامم المتحدة ومحافلها المختلفة فما هى الامسرح يستعرض فيه كل من القوتين سلعها ويسعى الى اخضاع العالم كله .

ان الله عزوجل قدهيأ لنا فرصة عظيمة لاقامة نظام جديد مبنى على المبادئ الاسلامية السامية ولذلك فان من الواجب على الأمة الاسلامية ان تنهض وتلعب دورها الفعال لانقاذ البشرية كلها من الظلام وتنوير الطرق المودية الى سلام والى حياة افضل تمكن الانسان من الحفاظ على كرامته وشرفه ولن تتمكن الامة الاسلامية الكبيرة من اداء واجبها المقدس حتى تخلق الوعى اللازم للدعوة الاسلامية فى الشعوب المسلمة فى العالم كله من اجل اتحاد الهدف وتكاتف الجهود وتحقيق ما يصبو اليه كل مسلم من اعلاء كلمة الاسلام وترفرف رأيته واحياء رسالة الاسلام السامية فى الحياة الحديثة .

وبما ان باكستان قد بنيت على المثل العليا الاسلامية فمن الطبيعى ان تسعى جاهداً الى اقامة صرح جديد للحياة . فقد انشأت لهذا الغرض بعينه معهداً مركزياً للدراسات الاسلامية وفقاً لما يقتضى به

دستور الدولة

صاحب الفضلية .

فقد اسس هذا المعهد فى سنـــة ١٩٦٠ للنهوض بالدعوة الاسلامية الحقة المتنورة فاصدر كتباً عدة عن الموضوعات الاسلامية المتنوعة كما يصدر أربع مجلات فى لغات مختلفة منها باللغة العربية والاردية والانجليزية والبنغالية كما إنه أنشأ مكتبة مزودة بكتب قيمة عن العلوم الاسلامية من باكستان والدول الاسلامية والمكتبات الغربية . ولله الحمد وقد أعد فهرساً شاملا للموضوعات المختلفة عن الفقة الإسلامى علي طرز حديث . على أنا نشعر بان هذه المهمة الجبارة لن يكتب لها النجاح المرجو الا بالتعاون والتعاضد بين المسلمين اجمعين وخاصة بيننا وبين اخواننا العرب فى الشرق العربى ونسأل الله عزوجل أن يوفق المسلمين فيما يسعون اليه من خير عميم .

هذا واهم ما يلفت نظرنا اليه هو النهوض بالفقه الاسلامى وذلك لأن القانون أو الشرع الاسلامى كان من اضمن العوامل التى ابقت وحدة الأمة المسلمة على مر العصور وكر الدهور فى جميع أرجاء العالم وهذا مما يوجب علينا أن نحافظ عليه بكل ما أوتينا من القوة والوسائل ونصد بها غزوا للشرائع العلمانية غربية كانت أو شرقية على شريعتنا الاسلامية السمحة فان نسمح لغير هذه الشريعة أن تحل محلها فى ديارنا .

يا صاحب الفضيلة .

فقد عرضت على جنابكم صورة عامة لبعض ما يبذله المعهد من الجهود والمشكلات العويصة التى يواجهها فى سبيل اداء رسالته

وسببها يعود إلى قلة التعاون بين الاوطان الاسلامية .

أن اهتمامكم بشوؤن المسلمين الدينية لهو كبير لاحاجة بى إلى ذكره فالرجاء مد إيديكم البيضاء الينا وتدعيم الروابط التعاونية بين باكستان وسوريا على وجه الخصوص وبين جميع الدول الاسلامية على وجه العموم .

أن نقدر حق التقدير ما لسوريا من مقام رفيع فى تقدم العلوم الاسلامية وبثها فى جميع انحائه المعمورة .

وختاماً أشكركم اجزل الشكر على زيارتكم لبلادنا فاهلاً وسهلاً ومرحباً .

والسلام عليكم

فضل الرحمن

## ڈاکٹر کامل سید باقر

سوڈان میں ام درمان کے تاریخی مقام پر ایک جامعہ اسلامیہ ہے' ۱۸ فروری کو سوڈان کی اس جامعہ اسلامیہ کے وائس چانسلر ڈاکٹر کامل سید باقر ادارہ تحقیقات اسلامی میں تشریف لائے - ڈاکٹر کامل برطانیہ کی ایڈنبرا یونیورسٹی کے پی - ایچ - ڈی ھیں - اور امام غزالی پر موصوف نے علمی تحقیق کی ھے - اور ان کو امام غزالی پر تحقیقی مقالہ لکھنے پر پی - ایچ - ڈی کی ڈگری دی گئی تھی -

ڈاکٹر کامل نے ادارہ کے مختلف شعبوں کے بارے میں ڈاکٹر فضل الرحمن سے تبادلہ خیالات فرمایا اور آمید ظاھر کی کہ جامعہ اسلامیہ ام درمان اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے باھمی علمی و تحقیقی روابط بڑھیں گے - اور دونوں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے -